



سوال

(99) امام کا قراءت کے دوران مضمون اور ترجمہ کا خیال رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر امام جہری نمازوں میں کسی بڑی سورت سے چند آیات کی قراءت کرتا ہے تو کیا اسے مضمون اور ترجمہ کا خیال رکھنا چاہیے یا نہیں، بعض اوقات امام کسی آیت پر قراءت ختم کر دیتا ہے، حالانکہ اس آیت کا تعلق آئندہ آیات سے بھی ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں قراءت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہی تھا، کہ آپ ہر رکعت میں مکمل سورت تلاوت کرتے تھے، تاہم سورت کا کچھ حصہ یا بعض آیات کی تلاوت بھی کتب حدیث میں مروی ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان باب فی الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ”دوسریں ایک رکعت میں پڑھنا سورتوں کی آخری آیات یا ابتدائی آیت یا سورتوں کو تقدیم و تاخیر سے پڑھنے کا بیان۔“ [کتاب الاذان: ۱۰۶]

پھر آپ نے اس عنوان کو ثابت کرنے کے لیے کچھ آثار و روایات پیش کی ہیں جو اس مسئلہ کے اثبات کے لئے کافی ہیں، اس لئے نماز میں جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہے، تاہم بہتر ہے کہ اختتام کے وقت مضمون کا خیال رکھا جائے۔ قرآن کرام اور اہل علم حضرات کے نزدیک قراءت کا مسنون اور پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ ہر آیت کے اختتام پر وقت کیا جائے اور اسے الگ الگ پڑھا جائے۔ فصل و وصل کی اصطلاحات خیر القرون کے بعد کی پیداوار ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قراءت کرتے تو ہر آیت کو علیحدہ علیحدہ پڑھتے۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۰۳، ج: ۶]

بلکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے وقت تمام حروف و کلمات واضح اور علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے۔“ [ترمذی، فضائل القرآن: ۲۹۲۳]

ایک روایت میں اس کی مزید وضاحت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”الحمد رب العالمین“ پڑھتے تو ٹھہرتے، پھر ”الرحمن الرحیم“ پڑھتے تو پھر ٹھہرتے۔ [ترمذی، القراءۃ: ۲۹۲۴]

ان احادیث کے پیش نظر ہم کہتے ہیں کہ مساجد کے قرآن کرام کو کم از کم ترجمہ قرآن ضرور پڑھے ہونا چاہیے تاکہ آیات کے اختتام کے وقت انہیں پتہ ہو کہ ان کا بعد آیات سے تعلق ہے یا نہیں۔ تاہم اگر کوئی اس بات کا خیال نہیں رکھتا تو اس سے نماز کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ [واللہ اعلم]



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2 صفحہ: 141